یہ باغیاں عالم ہیں نبی کا ظہور ہے
ہر پیڑ پھول پھل میں محمدؐ کا نور ہے

چمن احمدی

حصہ اول

خادم قوم شیدا الاسلام خادم عبدالرحمٰن پنجابی
گلی جامن والی دہلی

حسب فرمائش
شیخ وزیر حسین فضل حسین تاجر کتب دہلی

بار دویم (بجلی ستی پریس دہلی) قیمت ۱

غزل

نہ دیکھیں آنکھیں نگاہیں پھیر کر دل توڑتے جاتے ہو
مسیحا ہو کے بیماروں کو کیوں چھوڑے جاتے ہو

جگر میں آگ الفت کی لگا کر چھوڑے جاتے ہو
مجھے آتش بجاں سرکار کیوں چھوڑے جاتے ہو

یہ کیسی مہربانی ہے کہاں تم آج جاتے ہو
جو تم پر ہم نہیں مرتے تو منہ کیوں موڑے جاتے ہو

ذرا میری طرف دیکھو کہ میں جان دیتا ہوں
قضا آئی ہوئی ہے تم تو منہ کو موڑے جاتی ہو

عزیز و اقربا قد ہے جب پلٹے تو میں بولا
تم اتنا یاد رکھنا مجھکو تنہا چھوڑے جاتے ہو

شراب شوق پینے کو پیالہ تک نہیں رکھا
فقط اک دل کا ساغر تھا اسے بھی توڑے جاتے ہو

غزل

تمہارے چاہنے والے تمہیں جب یاد کرتے ہیں
کبھی نالے کبھی شکوے کبھی فریاد کرتے ہیں

غرض کیا ہمکو مذہب سے کہ ہم عشق کے بندے
بتوں کو پیار کرتے خدا کو یاد کرتے ہیں

جہاں کے رہنے والے تھام لیں اپنے کلیجوں کو
سنبھل کر چرخ ستمگر آج ہم فریاد کرتے ہیں

کہا سفاک نے رکھ کر مرے پہلو میں پیکانکو
تمہارا خانۂ دل آج ہم برباد کرتے ہیں

نہیں ہے تاب لے کوثر بتوں کے ظلم سہنے کی
در بتخانہ سے ہٹ کر خدا کو یاد کرتے ہیں

نعت محمد مصطفیٰ صلعم

عجب حسن محمد مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے
نبی پردہ میں ہے لیکن خدا معلوم ہوتا ہے

احد میں اور احمد میں فقط ہے میم کا پردہ
یہ پردہ جب اٹھا بندہ خدا معلوم ہوتا ہے

بتا دوں کربلا میں چل کے کیا معلوم ہوتا ہے
خدا کی بے نیازی کا پتہ معلوم ہوتا ہے

علی کا گھر بھی کیا گھر ہے کہ جس گھر کا ہر اک بچہ
جہاں پیدا ہوا شیر خدا معلوم ہوتا ہے

پہنکر لال کپڑے حشر کے میدان میں کون آیا
بتا دوں فاطمہؓ کا لاڈلا معلوم ہوتا ہے

قیامت میں پکاری جا رہی ہیں شہ لب بیازی
یہاں ساقی شہید کربلا معلوم ہوتا ہے

یہی ہیں پنجتن وہ پاک جن کی یہ نشانی ہے
چمن بغداد کا پھولا پھلا معلوم ہوتا ہے

غزل کیا خوب لکھی ہے خلیل زار نے دل سے
خدا کی شان کا جس سے پتہ معلوم ہوتا ہے

غزل

جبکہ گیسوئے احمد بکھر جائیں گے
وہ تو دیوانہ لاکھوں کو کر جائیں گے

گرمئ محشر سے جب ہر ایک بشر جلائیگا
زمین کو زلزلہ ہوگا فلک چکر میں آئیگا

ڈر سے نبیوں کے چہرے اتر جائیں گے
جبکہ گیسوئے احمد بکھر جائیں گے

پکاریں نفسی نفسی سب ہی محشر کے بیچ ان
چھپا لینا ہمیں تو اے رحمت کی چادر میں

بگڑے کام ہمارے سنور جائیں گے
جبکہ گیسوئے احمد بکھر جائیں گے

کچھ غم نہیں اے دل انہیں روز حساب کا
ان کو کبھی نہ ناز جہنم جلائیگا

ہم تو حضرت کے قدموں پر گر جائیں گے
جبکہ گیسوئے احمد بکھر جائیں گے

سینہ میں دل ہے دل میں داغ داغ میں سوز ساز عشق
پردہ پہ پردہ ہے نہاں پردہ نشین کا راز عشق

باندھ کے صف بہ صف کھڑے تیغ کے آگے سر جھکے
آج تو قتل گاہ میں دھوم ہے ہو نماز عشق

عرش بریں پہ کہہ یا فرش زمیں پہ مصطفےٰ
پہنچا کہاں سے کہاں سلسلہ دراز عشق

پیر مغاں کے پائے ناز اور مری جبین نیاز
ہوتی ہے میکدہ میں روز اپنی نماز عشق

غزل

یاالٰہی مٹ نہ جائے دردِ دل ۔۔۔۔۔۔ ہو — مٹنے والوں کو مٹائے دردِ دل ہو
دردِ دل پیدا ہوا میرے لئے — میں ہوا پیدا برائے دردِ دل ہو

رات بھر لیلیٰ پڑی رہتی ہے یوں
اپنے پہلو میں دبائے دردِ دل

دردِ دل گر بانٹنے کی چیز ہے — بانٹ دے اپنے پرائے دردِ دل
دردِ دل بھی کیا کوئی معشوق ہے — جس کو دیکھو مبتلائے دردِ دل

کیا یہ آتی ہے صدائے دردِ دل
دل جلی فرہاد ہائے دردِ دل

غیر کو تو یہ کبھی بھاتا نہیں ہے — عاشقوں کی غذائے دردِ دل
میٹھا میٹھا درد لیلیٰ نے دیا — مجنوں سے پوچھو مزائے دردِ دل

تجھکو بھی یسین اس کا عشق ہے
تو بھی تو ہے مبتلائے دردِ دل

غزل

گھر میں رہی نہ گھر کی بات روزنِ در کو کیا کروں — کھل گیا ان پہ حالِ دل دیدۂ تر کو کیا کروں
جلتے ہوئے لگا کے آگ خرمنِ عقل و ہوش میں — بجلی کا کام کر گئی ان کی نظر کو کیا کروں
سارے جہان کے خوبرو تیری قسم تیرے سوا — جچتے نہیں نگاہ میں اپنی نظر کو کیا کروں
وعدۂ حشر کر کے آپ جاتے ہو جائیے مگر — گر یہ تو بتاتے جائیے دردِ جگر کو کیا کروں

خوشنما جھولنا

لائے جبریل جو خوشنما جھولنا
نور والے کا ہے نور کا جھولنا

حوریں گاتی ہیں جھولا جھلاتی بھی ہیں
دل سے حضرت پہ قربان جاتی بھی ہیں

شاد ہو ہو کے وہ مسکراتی بھی ہیں
مل کے نغمۂ دل کش سناتی بھی ہیں
جھولتے ہیں حبیب خدا جھولنا

باادب ہیں فرشتے کھڑے جابجا
شاد ہیں دیکھ کر جھولنا شاہ کا
دیکھ لیتا ہے ایک بار جو جھولنا
اس کو خوش ہو کے کہنا ہی پڑے گا
کیا عجب شان کا مرحبا جھولنا

خود خدا بھی تو مشتاق ایسا ہوا
پردۂ غیب سے آ رہی ہے صدا
میرے محبوب میں تجھ پہ شیدا ہوا
تو جو ایک بار بھی جھولنا جھولتا

چھولنا جامرے دلربا جھولنا

آمنہ کا جو دل شاد ہونے لگا
گھر جو اجڑا تھا آباد ہونے لگا

دور گلشن سے صیاد ہونے لگا
قید سے مرغ آزاد ہونے لگا

شان حق ہے کہ ہے شاہ کا جھولنا

یا نبی میں بھی حاضر جو ہوتا وہاں
تھوڑی تعریف جھولے کی کرتا بیاں

ذکر رہتا یہی ہر گھڑی بر زباں
شان جھولے کی شعروں میں کرتا عیاں

شوق گر دیکھتا آپ کا جھولنا.

اے عشق تیرا ہو برا تو نے بہت ستائے دل
حسن کی چوری تو کرے پھر کیوں سزا پائے دل

دیتا ہوں دل تو میں تجھے لیکن یہ شرط ہی مری
جس میں کہ بوئے وفا کی ہو جھ سے وہی ملائے دل

صدمہ اٹھا چکا ہوں میں اس لئے ڈر یہ ہے مجھے
پہلی طرح سے جان من پھر نہ غضب ڈھائے دل

مختصر فہرست مضامین فضل حسین بکڈپو دہلی

انتخاب کلام طاہر	۴؍	مسخری جوگن	ا؍	مجموعہ قوالی	ا؍
انتخاب کلام راسخ	۸؍	نوبہار جوگن	ا؍	رکھی جان	ا؍
جدید	۸	نرالا معشوق	ا؍	گوہر جان	ا؍
امیر وداغ کی نازک		الو کہا معشوق	ا؍	بھڑکتی جوگن	ا؍
خیالیاں	۴؍	چہکتی بلبل	ا؍	چلبلی جوگن	ا؍
دیوان چرکین	۸؍	عاشقونکی جان	ا؍	مناقب بشیر گلزار	
دیوان جان صاحب	۵؍	غزلیات اکبر	ا؍	ظہیر	۸؍
زہر عشق کامل پانچ		عاشق ناشاد	ا؍	قصہ شیریں فرہاد	۳؍
حصص	۵؍	غزلیات نشتر	ا؍	انتخاب کلام اکبر	
داستان یوسف	۲؍	غزلیات اکبر	ا؍	الہ آبادی	۲؍
صبر کا پھل قصہ حضرت		نرالی جوگن	ا؍	دیوان جلیل	۲؍
ایوب	۴؍	کلام داغ	ا؍	تسکین یار	ا؍
بہار داغ	ا؍	مستانہ جوگی	ا؍	فراق صابر	ا؍